www.KitaboSunnat.com

عالم اسلام

حافظ محمد اسحاق زاہد

سعودی عرب کا دستور جدید

سعودی عرب کا دستور جدید مارچ ۱۹۹۲ء سے مملکت میں نافذ العمل ہے۔ ہر چند کہ اخبارات و جرائد میں اس کا بیحد چرچا رہا لیکن اکثریت اس کی بنیادی خاکہ سے بھی ناواقف ہے۔ چند ایک ترجمے بھی شائع ہوئے لیکن وہ مترجمین کے مخصوص نظریات کی بھینٹ چڑھ گئے۔ دستور تاحال اپنی اصلی روح کے ساتھ منظر عام پر نہیں آیا۔ اسی ضرورت کے مد نظر ادارہ ہذا نے اس کے ترجمے کا اہتمام کیا ہے تاکہ نہ صرف اسلامک لاء سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے بلکہ قارئین محدث کے لئے بھی معلومات میں اضافہ کا باعث ہو اور دستور کی صحیح ترجمانی کا حق بھی ادا ہو سکے۔ نیز حکومتی اراکین کے لئے اسلامی قانون کے نفاذ کی پیش رفت میں بھی مفید اور سود مند ثابت ہو۔

زیر نظر دستور میں واضح طور پر کتاب و سنت کو مکمل دستور پر حاوی اور بالا تر قانون قرار دیا گیا ہے اور اس کی بنیادیں عین اسلامی تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے استوار کی گئی ہیں۔ قبل ازیں بھی سعودی عرب میں اسلام عملاً نافذ تھا لیکن اس دستور میں اس کو اعلیٰ تر قانون تسلیم کر کے مملکت نے ہمیشہ کے لئے اپنی راہیں متعین کر لی ہیں۔ اس کے تین بنیادی اور اہم حصے ہیں۔

حصہ اول عمومی دستوری قوانین سے بحث کرتا ہے دوسرے حصہ میں مجلس شوریٰ کے نظام کا مفصل خاکہ پیش کیا گیا ہے اور تیسرے حصہ میں امن عامہ، علاقائی نظم و ضبط اور شہری حقوق ہیں۔ درج ذیل دستور اساسی دستوری قوانین سے متعلق ہے۔

(ادارہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت کا سیاسی نظام

نمبر: ۱/۹۰

تاریخ: ۲۷/ شعبان ۱۴۱۲ھ بمطابق یکم مارچ ۱۹۹۲ء

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور خصوصی کرم کی ساتھ:

ہم (فہد بن عبدالعزیز آلِ سعود فرمانروائے مملکت عربیہ سعودیہ) مصلحتِ عامہ کے تقاضوں، مختلف میدانوں میں مملکت کی ترقی اور مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لئے درجِ ذیل فرمان جاری کر رہے ہیں:

اولاً: حکومت کا سیاسی نظام اس فرمان کے ساتھ درج ذیل عبارت میں جاری کیا جاتا ہے۔

ثانیاً: ان تمام قوانین، احکامات اور قرار داوں پر بدستور عمل جاری رہے گا جو اس نظام کے اجراء کے وقت مملکت میں نافذ تھے۔ یہاں تک کہ انہیں اس نئے دستوری نظام سے ہم آہنگ کر دیا جائے۔

ثالثاً: یہ دستور سرکاری گزٹ میں شائع کیا جائے گا اور تاریخِ اشاعت سے ہی نافذ العمل ہو گا۔

باب اول: عام بنیادی اصول

دفعہ (۱) مملکتِ سعودیہ مکمل طور پر خود مختار عرب اسلامی ملک ہے، اس کا دین "اسلام" دستور کتاب اللہ اور سنت رسولؐ، زبان عربی اور دارالحکومت "الریاض" ہے۔

دفعہ (۲) ملک کی دو عیدیں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) ہیں۔ اور اس کی تقویم (کیلنڈر) ہجری تقویم ہے۔

دفعہ (۳) ملک کا پرچم اس طرح ہو گا:

(الف) رنگ: سبز (ب) چوڑائی، لمبائی کے دو تہائی کے برابر (ج) درمیان میں کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اور اس کے نیچے بے نیام تلوار۔ یہ پرچم کبھی سرنگوں نہیں ہو گا اور اس کے متعلق دیگر احکام الگ قانون واضح کرے گا۔

دفعہ (۴) ملک کا امتیازی نشان "دو ایک دوسرے کو کاٹتی ہوئی تلواریں جن کے اوپر والے خلا میں "کھجور کا درخت" ہے۔ ملک کے ترانے اور اس کے تمغوں کا تعین بھی اسی نظام کے ذریعے ہو گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم: نظامِ حکومت

دفعہ (۵) (الف) ملک کا نظام حکومت "بادشاہی" ہوگا۔

(ب) حکومت' بانیٔ سلطنت عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن الفیصل آلِ سعود کے بیٹوں اور پوتوں میں ہوگی' ان میں سے جو زیادہ صالح ہوگا' اس کی بیعت کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ پر کی جائے گی۔

(ج) بادشاہ' ولی عہد (Crown Prince) کو منتخب کرے گا ور اسے ایک فرمان کے ذریعے معزول بھی کر سکے گا۔

(د) ولی عہد (بادشاہ کا جانشین) جانشینی اور بادشاہ کی طرف سے سونپی گئی ذمہ داریوں کے لئے یکسو اور فارغ ہوگا۔

(ہ) ولی عہد بادشاہ کی وفات کے بعد اس کے اختیارات اپنی بیعت کے مکمل ہونے تک سنبھال لے گا۔

دفعہ (۶) ملک کے تمام شہری بادشاہ کی کتاب اللہ اور سنت رسولؐ پر نیز تنگی و خوشحالی اور پسند و ناپسند' ہر صورت میں سمع و طاعت پر بیعت کریں گے۔

دفعہ (۷) حکومت' ملک میں اپنے اختیارت کتاب اللہ اور سنت رسولؐ سے حاصل کرے گی' اور ان دونوں (کتاب و سنت) کو اس نظامِ حکومت اور ملک کے تمام قوانین پر بالا دستی اور برتری حاصل ہوگی۔

دفعہ (۸) حکومت' شریعت اسلامی کے مطابق عدل و انصاف' شورائیت اور مساوات جیسے بنیادی اصولوں پر قائم رہے گی۔

باب سوم: سعودی معاشرے کی بنیادیں

دفعہ (۹) سعودی معاشرے کی بنیاد "خاندان" ہے۔ جس کے افراد کی تربیت اسلامی عقیدے اور اس کے تمام تقاضوں (مثلاً اللہ اور اس کے رسول اور اولوالامر کی اطاعت و فرمانبرداری' نظام حکومت کا احترام اور اس کا نفاذ' وطن سے محبت پر اور اس کی شاندار تاریخ پر افتخار) کی اساس پر کی جائے گی۔

دفعہ (۱۰) حکومت — خاندان کے مابین تعلق کو مضبوط بنانے' اس کی عربی اور اسلامی اقدار کی حفاظت کرنے' اس کے تمام افراد کی دیکھ بھال اور ان کی اہلیتوں اور صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے مناسب ماحول مہیا کرنے میں انتہائی طور پر کوشاں رہے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ (۱۱) سعودی معاشرے کا قیام اس اساس پر ہوگا کہ اس کے تمام افراد اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں، نیکی اور پرہیزگاری کے اصولوں پر ایک دوسرے سے تعاون کریں، باہم ایک دوسرے کا سہارا بنیں اور تفرقہ سے اجتناب کریں۔

دفعہ (۱۲) ملکی وحدت اور سالمیت کی حفاظت ہر سعودی شہری کا فرض ہے اور حکومت ہر ایسی کوشش سے روکے گی جو فرقہ بندی، فتنہ فساد اور انقسام پر منتج ہو

دفعہ (۱۳) مقاصدِ تعلیم درج ذیل ہوں گے:

نئی نسل کے دلوں میں اسلامی عقیدے کی ترکیز و آبیاری، اسے علوم و فنون میں مہارت حاصل کرنے کے لئے امداد مہیا کرنا اور اسے اس طرح تیار کرنا کہ وہ اپنے معاشرے کی تعمیر میں نفع بخش ثابت ہو، اپنے وطن سے محبت اور اپنی تاریخ پر فخر کرے۔

باب چہارم: اقتصادی اصول

دفعہ (۱۴) وہ تمام معدنی یا قدرتی وسائل جو اللہ نے زمین کے اندر یا باہر، علاقائی پانیوں یا مملکت کے اس بری و بحری دائرے میں ودیعت کیے ہوئے ہیں جہاں تک مملکت کی حدود پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کی اور ان سے حاصل ہونے والی دولت کی ملکیت، مملکت کو اُس طریقے کے مطابق حاصل ہوگی جسے ایک الگ قانون واضح کرے گا۔

قانون یہ بھی واضح کرے گا کہ ان تمام قدرتی وسائل سے استفادہ کرنے کے ذرائع کیا ہوں گے؟ ان کی حفاظت کس طور ہوگی؟ حکومت کے امن اور اس کے اقتصاد کی مصلحت کے لئے ان کی نشوونما کیسے ہوگی؟

دفعہ (۱۵) قانونی طریق کار کے بغیر کسی کو کوئی خصوصی حق یا ملک کی کسی آمدنی کو کاروبار میں لگانے کا اختیار نہیں دیا جائے گا۔

دفعہ (۱۶) قومی املاک کی حُرمت تسلیم کی جائے گی، حکومت کے لئے ملک کے شہریوں اور دیگر مقیم افراد کا تحفظ ضروری ہوگا۔

دفعہ (۱۷) ملکیت، سرمایہ اور محنت --- ملک کے اقتصادی اور اجتماعی ڈھانچے کی بنیادیں ہیں - یہ خاص (انفرادی) حقوق ہیں جو شریعت کے مطابق اجتماعی خدمت سرانجام دیتے ہیں

دفعہ (۱۸) حکومت، انفرادی ملکیت کی آزادی اور اس کی حُرمت کی ضمانت دے گی اور اسے کسی سے سَلب نہیں کیا جائے گا۔ لیکن مصلحتِ عامہ کے لئے مالک کو منصفانہ معاوضہ دے کر اس سے اس کی ملکیت حاصل کی جاسکے گی۔

دفعہ (۱۹) املاک کی عمومی ضبطی (Confiscation) ممنوع ہے۔ چنانچہ کسی خاص شخص کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیداد ضبط کرنے کی سزا صرف عدالتی فیصلے سے عمل میں آئے گی۔
دفعہ (۲۰) ٹیکس اور محصولات صرف ضرورت کے تحت اور منصفانہ بنیاد پر عائد کیے جائیں گے۔ ان کا عائد کرنا یا ان میں کوئی ترمیم' یا ان کو معاف کرنا وغیرہ صرف اور صرف قانون کے مطابق عمل میں آئیں گے۔
دفعہ (۲۱) زکوٰۃ وصول کی جائے گی اور اسے اس کے شرعی مصارف میں خرچ کیا جائے گا۔
دفعہ (۲۲) اقتصادی اور اجتماعی ترقی کی تکمیل علمی اور منصفانہ منصوبے کے تحت کی جائے گی۔

باب پنجم

دفعہ (۲۳) حکومت' عقیدۂ اسلام کی حفاظت اور شریعتِ اسلامیہ کو نافذ کرے گی' اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے گی اور دعوت الی اللہ کا اہتمام کرے گی۔
دفعہ (۲۴) حکومت' حرمین شریفین کی تعمیر اور ان کی خدمت کا فرض پورا کرے گی۔ ان کی طرف قصد کرنے والوں کے لئے امن و سلامتی اور ان کی دیکھ بھال کو یقینی بنائے گی تاکہ حج و عمرہ اور زیارت (مسجدِ نبویؐ) اطمینان و سکون سے انجام پا سکیں۔
دفعہ (۲۵) حکومت' عرب اور مسلم امت کے باہمی تعاون اور اتحاد کی آرزوؤں کی تکمیل کے لئے انتہائی کوشاں رہے گی اور دوست ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات مستحکم کرے گی۔
دفعہ (۲۶) مملکت شریعت اسلامیہ کے مطابق حقوق انسانی کی حفاظت کرے گی۔
دفعہ (۲۷) ہنگامی حالت' بیماری' معذوری اور بڑھاپے میں حکومت سعودی شہری اور اس کے خاندان کے حقوق کی کفالت' "سوشل سیکوریٹی" (تحفظ عامہ) کے نظام کی مالی امداد اور فلاحی کاموں میں حصہ لینے والے اداروں اور افراد کی حوصلہ افزائی کرے گی۔
دفعہ (۲۸) کام کرنے کی صلاحیت اور قدرت رکھنے والے ہر فرد کے لئے حکومت روزگار کے مواقع مہیا کرے گی نیز ایسے قوانین وضع کرے گی جو وَرکر (ملازم) اور مالکِ کاروبار دونوں کی حفاظت کر سکیں۔
دفعہ (۲۹) حکومت ـــــ سائنس اور ادب و ثقافت کی حفاظت' علمی بحث و مباحثے کی حوصلہ افزائی اور عربی و اسلامی ثقافتی سرمائے کی نگرانی کرے گی۔ عربی' اسلامی اور انسانی تہذیب کو پروان چڑھانے میں ہاتھ بٹائے گی۔
دفعہ (۳۰) حکومت ـــ تعلیم کو عام کرے گی اور ناخواندگی کو ختم کرنا اپنا فرض تصور کرے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ (۳۱) حکومت ــــ صحتِ عامہ کا اہتمام کرے گی اور ہر شہری کے لئے حفظانِ صحت کے انتظامات کرے گی۔

دفعہ (۳۲) حکومت ــــ "ماحول" کی حفاظت کرنے، اس کو بہتر بنانے اور اسے آلودگی سے بچانے کے اقدامات کرے گی۔

دفعہ (۳۳) حکومت ــــ مسلح افواج بنائے گی۔ انہیں عقیدۂ اسلامیہ، حرمین شریفین، معاشرے اور وطنِ عزیز کے دفاع کے لئے تیار کرے گی۔

دفعہ (۳۴) عقیدہ اسلامیہ، معاشرے اور وطن کا دفاع کرنا ملک کے ہر شہری پر لازمی ہوگا۔ ایک الگ قانون فوجی خدمات کے دیگر احکام کو واضح کرے گا۔

دفعہ (۳۵) مملکتِ سعودیہ عربیہ کی شہریت (Nationality) کے احکام دوسرے قانون کے ذریعے واضح کئے جائیں گے۔

دفعہ (۳۶) مملکت اپنے تمام شہریوں اور اپنی سرزمین پر دیگر رہنے والوں کے لئے امن و سلامتی کی ذمہ دار ہوگی۔ کسی کے معاملات میں بے جا دخل اندازی نہیں کی جائے گی۔ اسے کسی قانونی کام سے روکا جائے گا نہ قید و بند میں ڈالا جائے گا۔ الا یہ کہ اسے کسی قانون کے تحت پابند یا قید کرنا پڑے۔

دفعہ (۳۷) چار دیواری کی حُرمت تسلیم کی جائے گی۔ مالک کی اجازت کے بغیر کسی کے گھر میں داخل ہونا ناجائز ہوگا۔ اور نہ ہی خانہ تلاشی لی جائے گی سوائے ان حالات کے جن کی دستور میں وضاحت ہوگی۔

دفعہ (۳۸) سزا فرد کا مخصوص معاملہ ہے۔ کسی شرعی یا قانونی اساس کے بغیر کوئی فعل جرم قرار پائے گا نہ اس پر سزا دی جاسکے گی اور سزا اسی فعل پر دی جاسکے گی جو اس کے متعلق جاری ہونے والے قانون کے بعد مستوجبِ سزا قرار پائے گا۔

دفعہ (۳۹) تمام ذرائعِ ابلاغ اور وسائلِ نشرو اشاعت ــــ پاکیزہ اقوال اور مملکت کے قوانین کی پابندی کریں گے قوم کی تربیت کرنے اور اس کی وحدت کو مضبوط بنانے میں اپنا کردار سرانجام دیں گے۔ نیز ان تمام چیزوں سے اجتناب کریں گے جو فتنہ و فساد یا انتشار کا موجب ہوں گی یا جن سے مملکت کے امن و امان میں خلل واقع ہوگا اور اس کے تعلقات متاثر ہوں گے یا جن سے انسان کی عزت اور اس کے حقوق کی توہین ہوگی۔

قوانین دستور ان سب امور کی وضاحت کریں گے۔

دفعہ (۴۰) تار، خطوط، ٹیلیفون اور دیگر ذرائعِ اطلاع رسانی کی مکمل رازداری ہوگی۔ خطوط وغیرہ کو ضبط کیا جائے گا نہ انکی ترسیل میں تاخیر کی جائے گی اور نہ ہی انہیں پڑھا جائے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹیلیفون خفیہ طور پر سننا صحیح نہیں ہوگا۔ بجز ان صورتوں کے جنہیں قانون کے ذریعے واضح کر دیا جائے گا۔

دفعہ (۴۱) مملکتِ سعودیہ میں مقیم تمام افراد پر اس کے قوانین کی پابندی لازمی ہوگی۔ نیز سعودی معاشرے کی اقدار کی پاسداری ' اس کی روایات اور اس کے جذبات کا احترام کرنا بھی ان پر لازم ہوگا۔

دفعہ (۴۲) جب مصلحتِ عامہ کا تقاضا ہوگا تو مملکت سیاسی پناہ کا حق عطا کرے گی اور ملکی قوانین اور بین الاقوامی معاہدات ایسے قواعد وضوابط ترتیب دیں گے جن کے ذریعے عادی مجرموں کو ان کی حکومت کے حوالے کیا جا سکے گا۔

دفعہ (۴۳) بادشاہ اور ولی عہد کے ایوان ہر شہری اور ہر اس شخص کے لئے کھلے ہیں جسے کوئی شکایت ہو یا جس کا حق سَلب کیا گیا ہو۔ نیز ہر شہری کو اپنے معاملات کے سلسلے میں متعلقہ حکام سے رجوع کرنے کا حق ہوگا۔

باب ششم: مملکت کے بااختیار ادارے

دفعہ (۴۴) حکومت کے بااختیار ادارے تین ہوں گے:

(i) عدلیہ

(ii) تنفیذیہ ـــــــ احکام اور فیصلے نافذ کرنے والا ادارہ

(iii) انتظامیہ

یہ بااختیار ادارے اپنے فرائض سرانجام دینے میں اس دستور اور دیگر قوانین کے مطابق ایک دوسرے سے تعاون کریں گے اور ان سب کا مرجع بادشاہ کی ذات ہوگی۔

دفعہ (۴۵) مملکت میں فتویٰ دینے کا سرچشمہ کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ ہے۔ قانون کے ذریعے "تنظیم کبار علماء" اور "ادارۂ بحوثِ علمیہ" کی ترتیب اور ان دونوں کے فرائض کو بیان کر دیا جائے گا۔

دفعہ (۴۶) "عدلیہ" ایک آزاد اور بااختیار ادارہ ہوگا جس پر شریعتِ اسلامیہ کی بالادستی و برتری کے علاوہ اور کوئی بالا دستی نہیں ہوگی۔

دفعہ (۴۷) عدالتوں سے فیصلہ کرانے کا حق ملک کے ہر شہری اور دیگر مقیم لوگوں کو مساوی طور پر حاصل ہوگا۔ البتہ قانون اس کے لازمی طریقہ کو واضح کرے گا۔

دفعہ (۴۸) تمام عدالتیں پیش ہونے والے جملہ مقدمات میں شریعتِ اسلامیہ کے احکامات کے مطابق فیصلہ کریں گی جس طرح کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسولؐ سے ثابت ہیں۔ اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولی الامر (امیر) کی طرف سے نافذ کردہ ان قوانین کے مطابق فیصلہ کریں گی جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول کے مخالف نہ ہوں۔

دفعہ (۴۹) دفعہ نمبر ۵۳ میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے اس کا لحاظ کرنے کے ساتھ ساتھ عدالتوں کو تمام تنازعات اور جرائم میں فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

دفعہ (۵۰) بادشاہ یا اس کا نائب عدالتی فیصلوں کو نافذ کرنے کا ذمہ دار ہو گا۔

دفعہ (۵۱) قانون "عدالتی سپریم کونسل" کی تشکیل، اس کے اختیارات، عدالتوں کی ترتیب اور ان کے اختیارات کو واضح کرے گا۔

دفعہ (۵۲) ججوں کا تقرر اور انہیں انکی "خدمت" سے فارغ کرنا، دونوں کام ایک فرمان کے ذریعے مکمل ہوں گے۔ جس طرح کہ قانون کی وضاحت دیکھ کر "اعلیٰ عدالتی کونسل" تجویز پیش کرے گی۔

دفعہ (۵۳) قانون کے ذریعے "دیوانُ المظالم" (Ombudsman) کی ترتیب اور اس کے اختیارات کو واضح کیا جائے گا۔

دفعہ (۵۴) الزامات اور انکی تحقیق کے لئے ایک بورڈ قائم کیا جائے گا، جس کی تشکیل اور اس کے اختیارات قانون کے ذریعے واضح کر دیئے جائیں گے۔

دفعہ (۵۵) بادشاہ اپنے قومی امور کو احکامِ اسلام کے مطابق اور شرعی سیاست کے ساتھ چلائے گا۔ وہ شریعتِ اسلامیہ، مملکت کے قوانین اور اس کی عام پالیسیوں کو نافذ کرنے، نیز ملک کی حفاظت اور اس کے دفاع کا نگران ہو گا۔

دفعہ (۵۶) بادشاہ ہی کے پاس "وزیر اعظم" (Prime Minister) کے اختیارات ہوں گے۔ اس دستور اور دیگر قوانین کے مطابق کابینہ کے اراکین بادشاہ کے فرائض کی انجام دہی میں اس سے تعاون کریں گے۔ کابینہ کے بارے میں ایک قانون اس کے اختیارات کو واضح کرے گا جو داخلی و خارجی امور، حکومتی اداروں کو منظم کرنے اور ان کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے سے متعلق ہوں گے۔

دفعہ (۵۷) (الف) بادشاہ اپنے شاہی فرمان کے ذریعے نائب وزیر اعظم اور کابینہ کے ارکان (وزراء) کو مقرر اور معزول کر سکے گا۔

(ب) نائب وزیر اعظم اور اراکین کابینہ —— شریعت اسلامیہ، قوانین اور ملک کی عام پالیسی کے نفاذ کے سلسلے میں بادشاہ کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

(ج) بادشاہ کو کابینہ توڑ دینے اور اسے دوبارہ تشکیل دینے کا اختیار حاصل ہو گا۔

دفعہ (۵۸) بادشاہ کو ہر وزیر، نائب وزیر اور اعلیٰ عہدہ دار کے تقرر اور اسے سبکدوش کرنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اختیار حاصل ہوگا جس طرح کہ دستور کی اس بارے میں وضاحت ہوگی۔ وزراء اور مستقل شعبوں کے سربراہ اپنی وزارتوں اور متعلقہ شعبوں کے سلسلے میں وزیراعظم کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

دفعہ (۵۹) "سِول سروس" کے احکام مثلاً" تنخواہیں' الاؤنس' معاوضے' خصوصی مراعات اور پنشن وغیرہ کی وضاحت بذریعہ قانون کی جائے گی۔

دفعہ (۶۰) بادشاہ تمام مسلح افواج کا سربراہ ہوگا اور وہی افسران کے تقرر اور ان کی سبکدوشی کے احکام بذریعہ قانون جاری کرے گا۔

دفعہ (۶۱) بادشاہ ہنگامی حالت میں عمومی بھرتی اور جنگ کے اعلان کا مجاز ہوگا جن کے بارے میں قانون کے ذریعہ مزید وضاحت کی جائے گی۔

دفعہ (۶۲) جب کبھی مملکت یا قومی سلامتی' وحدت اور مصالح عامہ کو کوئی خطرہ لاحق ہوگا' یا مختلف سرکاری اداروں کے فرائض کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ پیدا ہوگی تو بادشاہ کو انہیں رفع کرنے کے لئے ہنگامی کاروائی کے اختیارات حاصل ہوں گے۔ اور اگر بادشاہ یہ سمجھے گا کہ ان کاروائیوں کو جاری رکھنا ضروری ہے تو وہ اس سلسلے میں ایک فرمان جاری کرے گا۔

دفعہ (۶۳) بادشاہ دیگر ممالک کے سربراہوں کا استقبال کرے گا اور اپنے سفیر دوسرے ملکوں میں مقرر کرے گا' نیز دوسرے ملکوں کے سفیروں کی تقرری کی اسانید قبول کرے گا۔

دفعہ (۶۴) بادشاہ خصوصی "نشان" اور "تمغے" عطا کرے گا جس کا قانون میں طریقہ کار واضح کر دیا جائے گا۔

دفعہ (۶۵) بادشاہ کو ایک فرمان کے ذریعے اپنے کچھ اختیارات ولی عہد کو منتقل کرنے کا اختیار ہوگا۔

دفعہ (۶۶) بادشاہ ملک سے باہر جاتے ہوئے ایک فرمان جاری کرے گا جس میں وہ مملکت کے معاملات چلانے اور قومی مصالح کی نگرانی کرنے کے لئے ولی عہد کو اپنا نائب مقرر کرے گا۔ اور اس کی کیفیت کے بارے میں بھی اسی فرمان میں وضاحت کر دی جائے گی۔

دفعہ (۶۷) انتظامیہ کو شریعتِ اسلامیہ کے دائرے میں رہتے ہوئے ایسے قواعد وضوابط بنانے کا اختیار حاصل ہوگا جو مصالح عامہ اور رفعِ مفاسد کے لئے معاون ثابت ہوں اور وہ اپنے اختیارات ــــ اس دستور' "مجلس الوزراء" اور مجلس شوریٰ کے دساتیر کے مطابق استعمال کرے گی۔

دفعہ (۶۸) ایک مجلس شوریٰ بنائی جائے گی جس کی تشکیل' اراکین کا انتخاب اور اختیارات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو استعمال کرنے کا طریقہ کار "نظامِ مجلس شوریٰ" میں واضح کر دیا گیا ہے۔

دفعہ (۶۹) بادشاہ کو اختیار ہوگا کہ وہ کابینہ اور مجلس شوریٰ کا مشترکہ اجلاس طلب کرے اور جن امور و معاملات کو بحث مباحثے کے قابل سمجھے ان میں بحث و تمحیص کے لئے وہ جس کو چاہے اس مشترکہ اجلاس میں دعوت دینے کا مجاز ہے۔

دفعہ (۷۰) قوانین' معاملات' بین الاقوامی سمجھوتوں اور خصوصی مراعات کا اجراء اور ان کے اندر ترامیم بادشاہ کی خصوصی منظوری سے ہوں گے۔

دفعہ (۷۱) تمام قوانین سرکاری گزٹ میں شائع ہوں گے اور تاریخِ اشاعت سے ہی نافذ العمل ہوں گے الا یہ کہ ان کے نفاذ کی کوئی دوسری تاریخ واضح کر دی گئی ہو۔

باب ہفتم: مالی معاملات

دفعہ (۷۲) (الف) قانون کے ذریعے مملکت کی تمام آمدنیوں کے احکام اور انہیں سرکاری خزانے میں جمع کرانے کے سلسلے میں قواعد و ضوابط مرتب ہوں گے۔

(ب) آمدنی اور اخراجات کا حساب انہیں اصولوں کے ذریعے کیا جائے گا جو ازروئے قانون وضع کئے جائیں گے۔

دفعہ (۷۳) سرکاری خزانے سے کسی ادائیگی کا التزام بجٹ کے قواعد کے مطابق کیا جائے گا۔ بجٹ (Balance Sheet) کے الفاظ اور مفاہیم اگر اس ادائیگی کی اجازت نہیں دیتے تو یہ ادائیگی بادشاہ کی خصوصی منظوری کے بعد ہوگی۔

دفعہ (۷۴) صرف قانون کے مطابق ہی مملکت کی املاک کی فروخت یا انہیں کرایہ پر دیا جا سکے گا۔

دفعہ (۷۵) کرنسی' بنک چارجز (کمیشن) اور ناپ تول کے قواعد و ضوابط قانون کے ذریعے واضح کیے جائیں گے۔

دفعہ (۷۶) مملکت کے مالی سال کی تحدید بذریعہ قانون کی جائے گی۔ بجٹ مالی سال کے شروع ہونے سے کم سے کم ایک ماہ قبل بادشاہ کی منظوری کے بعد جاری ہوگا۔ جس میں اس مالی سال کی آمدنیوں اور اخراجات کے تخمینے شامل ہوں گے۔ اضطراری وجوہات کی بنا پر اگر بجٹ مالی سال کے شروع ہونے سے ایک ماہ قبل جاری نہ ہو سکا اور نیا سال شروع ہو گیا تو گزشتہ بجٹ پر اس وقت تک عمل درآمد ہوتا رہے گا جب تک نیا بجٹ جاری نہیں ہوگا۔

دفعہ (۷۷) متعلقہ مالی ادارہ گزرے ہوئے سال کا آخری حساب تیار اور اسے وزیرِاعظم کو ارسال کرے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ (۷۸) خود مختار اداروں کے بجٹ اور ان کے مستند حسابات پر وہی احکام و قوانین نافذالعمل ہوں گے جو مملکت کے بجٹ اور حسابات پر نافذالعمل ہیں۔

باب ہشتم: آڈٹ کا نظام

دفعہ (۷۹) ملک کی تمام آمدنیوں اور اس کے اخراجات کا ہر سال کے آخر میں آڈٹ ہوگا۔ اس آڈٹ میں مملکت کی تمام منقولہ و غیر منقولہ املاک شامل ہوں گی اس بات کی جانچ پڑتال ضروری ہوگی کہ سرکاری املاک کا صحیح استعمال اور ان کی حفاظت کی گئی ہے اور اس کی سالانہ رپورٹ کابینہ کے سربراہ (وزیراعظم) کو ارسال کر دی گئی ہے۔

آڈٹ کے نظام کے لئے ایک خاص ادارے کے قیام اور اس کے اختیارات بذریعہ قانون متعین کئے جائیں گے۔

دفعہ (۸۰) حکومتی اداروں کے آڈٹ کی تکمیل میں ان کی بہتر کارکردگی اور قوانین پر ان کے عمل درآمد کو پیش نظر رکھ کر اور ہر مالی یا انتظامی کوتاہی کی نشاندہی کر کے ساری رپورٹ کابینہ کے سربراہ (وزیراعظم) کو ارسال کی جائے گی۔

باب نہم: عام قواعد و ضوابط

دفعہ (۸۱) اس دستور کو ان معاہدات اور بین الاقوامی سمجھوتوں پر نافذالعمل نہیں کیا جائے گا جو مملکت نے دوسری حکومتوں اور بین الاقوامی تنظیموں سے طے کئے ہوئے ہیں۔

دفعہ (۸۲) "دفعہ نمبر ۷ میں خلل اندازی کیے بغیر" اس دستور کے احکامات میں سے کسی ایک حکم کو کسی بھی صورت معطل نہیں کیا جائے گا۔ الا یہ کہ وہ حکم زمانہ جنگ یا ہنگامی حالت میں وقتی طور پر نافذ کیا گیا ہو اور قانون میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہو۔

دفعہ (۸۳) اس دستور میں ترمیم اسی طریقہ کار سے ہوسکے گی جس کے مطابق یہ جاری ہوا ہے۔

مرکزی مجلسِ شوریٰ کا نظام

خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبد العزیز آل سعود نے مجلس شوریٰ کے نظام کے بارے میں جو فرمان جاری کیا، اس کا متن درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر: ا/91

تاریخ: 27/ شعبان 1412ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی توفیق و مدد اور خاص کرم کے ساتھ:
ہم/ فہد بن عبد العزیز آل سعود مملکت سعودیہ عربیہ کے فرما نروا اللہ کے ارشاد
وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ اور وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
اپنے اصحاب سے مشورہ طلب کرنے کے اتباع میں نیز مصلحت عامہ کے تقاضوں کے پیش
نظر "مجلس شوریٰ کے نظام" مجریہ ۱۳۴۷ھ کو مد نظر رکھتے ہوئے حسب ذیل فرمان جاری کر
رہے ہیں:

اولاً" : مجلس شوریٰ کا نظام اس فرمان کے ساتھ درج ذیل عبارت میں جاری (Promulgate) کیا جائے۔

ثانیاً" : یہ نظام مجلس شوریٰ کے اس نظام کی جگہ لے گا جو ۱۳۴۷ھ میں جاری ہوا تھا' اور نئی مجلس کی تاسیس و ترتیب ایک شاہی فرمان کے ذریعے مکمل ہو گی۔

ثالثاً" : ان تمام قوانین' فرامین اور قراردادوں پر بدستور عمل جاری رہے گا جن پر ان نظام قانون کے جاری ہونے کے وقت تک عمل ہو رہا تھا تاآنکہ ان میں اس نظام کے مطابق ضروری ترمیمات نہ کرلی جائیں۔

رابعاً" : اس نظام کی اشاعت کے بعد زیادہ سے زیادہ ۶ ماہ میں اس پر عمل درآمد لازمی ہو گا۔

خامساً" : یہ قانون سرکاری گزٹ میں شائع کیا جائے گا۔

نظامِ مجلس شوریٰ :

دفعہ (۱) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ
اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿١٥٩﴾ (آل عمران: آیت ۱۵۹)

(ترجمہ) "تو یہ اللہ کی رحمت ہی تو ہے جس کی وجہ سے تم ان کے لئے نرم خو ہو گئے' اگر تم درشت مزاج اور سخت دل ہوتے تو وہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے' پس (اب) تم ان سے درگذر کرو' ان کے لئے اللہ سے معافی چاہو اور اہم امور میں (حکومت کے معاملے میں) ان سے مشورہ کر لیا کرو' پھر جب تم کسی بات کا پختہ ارادہ کر چکو تو اللہ پر بھروسہ کرو' بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٣٨﴾

(الشوریٰ : آیت ۳۸)

(ترجمہ) "اور جن لوگوں نے اپنے رب کے حکم پر لبیک کہا' نماز قائم کی اور جو اپنے معاملات باہمی مشورے سے طے کرتے ہیں اور ہم نے جو ان کو دیا وہ اس سے خرچ کرتے ہیں" مذکورہ بالا ارشادات کی تعمیل کرتے ہوئے اور اپنے اصحاب کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورہ کرنے کی سنت' نیز باہمی مشورہ کرنے کی جو ترغیب آپؐ نے امت کو دی ہے' کی روشنی میں ایک مجلس شوریٰ قائم کی جائے گی اور اللہ کے تفویض کردہ اہم فرائض حکومت کے دستور اساسی' کتاب اللہ اور سنت رسولؐ کی پابندی کرتے ہوئے' نیز اخوت اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کے اصول کو سامنے رکھتے ہوئے انجام دیئے جائیں گے۔

دفعہ (۲) مجلس شوریٰ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے اور اسلامی قانون سازی کے سرچشموں کے ساتھ مضبوط وابستگی کی بنیاد پر قائم ہو گی۔ مجلس کے اراکین عام لوگوں کے مفاد' جماعت کی وحدت' مملکت کے استحکام اور امت کی اصلاح کے جذبہ اور خواہش کو بروئے کار لائیں گے۔

دفعہ (۳) مجلس شوریٰ۔۔ ایک صدر اور ۶۰/اراکین پر مشتمل ہو گی' ان سب کا انتخاب علم' تجربہ اور خصوصی مہارت رکھنے والے اصحاب میں سے بادشاہ خود کریں گے۔ ارکان مجلس کے حقوق' ان کے فرائض اور ان کے دیگر معاملات شاہی فرمان کے ذریعے مقرر کر دیئے جائیں گے۔

دفعہ (۴) مجلس شوریٰ کے رکن کے لئے درج ذیل شرائط ہوں گی

(الف) وہ بلحاظ اصل اور جائے پیدائش کے اعتبار سے سعودی شہری ہو۔

(ب) وہ ایسا فرد ہو جس کی نیکی اور اہلیت کے بارے میں لوگ گواہی دیتے ہوں۔

(ج) اس کی عمر تیس سال سے کم نہ ہو۔

دفعہ (۵) رکن مجلس کو رکنیت سے مستعفی ہونے کے لئے اپنا استعفیٰ سربراہ مجلس کو پیش کرنا ہو گا جو یہ استعفیٰ بادشاہ کے سامنے پیش کرے گا۔

دفعہ (۶) اگر کوئی رکن شوریٰ اپنے فرائض میں کوتاہی کا مرتکب ہو گا تو اس کی تحقیق اور اس کے بارے میں فیصلہ ان قواعد اور کاروائیوں کے مطابق کیا جائے گا جو شاہی فرمان کے ذریعے نافذ العمل ہوں گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ (۷) اگر مجلس میں کسی رکن کی جگہ کسی بھی وجہ سے خالی ہو جائے تو بادشاہ اس کی جگہ کسی دوسرے فرد کو منتخب کرے گا اور اس کے لئے ایک شاہی فرمان جاری ہو گا۔

دفعہ (۸) کسی رکن مجلس شوریٰ کے لئے یہ جائز نہ ہو گا کہ وہ اپنی رکنیت کو اپنے ذاتی مفاد کے لئے استعمال کرے۔

دفعہ (۹) مجلس شوریٰ کی رکنیت کے ساتھ کسی اور سرکاری محکمے، ادارے یا کمپنی کی ملازمت اختیار کرنے کی اجازت نہ ہوگی، الا یہ کہ خود بادشاہ اس کی ضرورت محسوس کرے۔

دفعہ (۱۰) صدر مجلس، اس کے نائب اور سیکرٹری جنرل کا عزل و نصب شاہی فرمان کے ذریعے عمل پذیر ہو گا، ان کی تنخواہیں، حقوق و فرائض اور ان کے جملہ معاملات بھی شاہی فرمان کے ذریعے طے کئے جائیں گے۔

دفعہ (۱۱) صدر مجلس، ارکان مجلس اور معتمد عمومی اپنی ذمہ داری سنبھالنے سے قبل بادشاہ کے روبرو درج ذیل حلف اٹھائیں گے۔

"میں اللہ عزوجل کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے دین، اپنے بادشاہ اور اپنے ملک کے لئے مخلص رہوں گا۔ میں مملکت کے کسی راز کو افشاء نہیں کروں گا۔ میں مملکت کی مصالح اور اس کے قوانین کی حفاظت کروں گا اور اپنے فرائض سچائی، امانت، اخلاص اور عدل کے ساتھ کروں گا"

دفعہ (۱۲) مجلس شوریٰ کا مرکز "ریاض" میں ہو گا۔ البتہ اگر بادشاہ مناسب خیال کرے تو مملکت کے اندر کسی بھی جگہ اس کے اجلاس منعقد ہو سکیں گے۔

دفعہ (۱۳) مجلس کی میعاد چار ہجری سال ہو گی جس کا آغاز مجلس کی تشکیل کے سلسلے میں جاری ہونے والے شاہی فرمان میں مقررہ تاریخ سے ہو گا۔ ہر نئی مجلس کی تشکیل سابق مجلس کی مدت ختم ہونے سے کم از کم دو ماہ قبل مکمل کر دی جائے گی اور اگر نئی مجلس کی تشکیل سے قبل پہلی مجلس کی مدت ختم ہو جائے تو سابقہ مجلس نئی مجلس کی تشکیل مکمل ہونے تک ذمہ داری کے ساتھ سرانجام دیتی رہے گی۔

نئی مجلس کی تشکیل کے موقعہ پر اس بات کو ملحوظ رکھا جائے گا کہ مجلس میں نئے اراکین کی تعداد نصف سے کم نہ ہو۔

دفعہ (۱۴) شاہ یا اس کا کوئی نائب مجلس شوریٰ کو ہر سال خطاب کرے گا جس میں دیگر امور کے علاوہ مملکت کی داخلی اور خارجی حکمت عملی واضح کی جائے گی۔

دفعہ (۱۵) مجلس شوریٰ مملکت کی اس عام حکمت عملی کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کرے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی جس کو وزیر اعظم اس کے پاس بحث کے لئے ارسال کرے۔ نیز مجلس شوریٰ کو درج ذیل خصوصی اختیارات حاصل ہوں گے

(الف) اقتصادی ترقی کے عمومی منصوبے پر بحث اور اس کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار

(ب) قوانین، ضوابط، معاہدات، بین الاقوامی سمجھوتوں اور خصوصی مراعات کا جائزہ اور ان کے بارے میں اپنی تجاویز پیش کرنا

(ج) قوانین کی تشریح

(د) وزارتوں اور حکومتی اداروں کی جانب سے پیش کردہ سالانہ رپورٹوں پر بحث اور ان کے سلسلہ میں تجاویز پیش کرنا۔

دفعہ (۱۶) مجلس شوریٰ کا اجلاس باضابطہ تصور نہ کیا جائے گا تاوقتیکہ اجلاس میں کم از کم دو تہائی ارکان بشمول صدر مجلس یا نائب صدر حاضر نہ ہوں۔ نیز مجلس کے فیصلے اسی وقت باضابطہ تصور کئے جائیں گے جب مجلس کی اکثریت انکی تائید کرے۔

دفعہ (۱۷) مجلس کے فیصلے وزیر اعظم کو ارسال کئے جائیں گے جو ان کو اپنی کابینہ میں غور کے لئے پیش کرے گا، پھر اگر ان دونوں مجالس (مجلس شوریٰ اور کابینہ) کا نقطہ نظر ایک ہی ہوا تو شاہ کی منظوری کے بعد فیصلوں کو نافذ کر دیا جائے گا اور اگر دونوں مجالس کے نقطہ نظر میں اختلاف پایا گیا تو بادشاہ کو اختیار ہو گا کہ وہ جس فیصلے کو چاہے اختیار کریں۔

دفعہ (۱۸) قوانین، معاہدے، بین الاقوامی سمجھوتے اور خصوصی مراعات مجلس شوریٰ کے غور کے بعد بادشاہ کی منظوری سے جاری کئے جائیں گے یا ان میں ترمیم کی جائے گی۔

دفعہ (۱۹) مجلس شوریٰ اپنے اختیارات کو بروئے کار لانے کے لئے اپنے ارکان پر مشتمل خصوصی مہارت رکھنے والی کمیٹیاں تشکیل دے گی۔ مجلس کو یہ اختیار بھی حاصل ہو گا کہ ایجنڈے میں شامل مسائل پر بحث کرنے کے لئے خصوصی کمیٹیاں قائم کرے۔

دفعہ (۲۰) صدر مجلس کی اجازت سے شوریٰ کی کمیٹیوں کو حق ہو گا کہ وہ غیر ارکان شوریٰ میں سے جسے مناسب سمجھیں اس سے مشورہ حاصل کریں۔

دفعہ (۲۱) مجلس شوریٰ کا ایک عمومی انتظامی ڈھانچہ ہو گا جو صدر، نائب صدر اور خصوصی کمیٹیوں کے سربراہوں پر مشتمل ہو گا۔

دفعہ (۲۲) صدر مجلس کے لئے یہ لازمی ہو گا کہ وہ وزیر اعظم سے حکومت کے کسی بھی ذمہ دار اہلکار کو مجلس کے ان اجلاسوں میں حاضر ہونے کی درخواست کرے جن میں مجلس اس کے اختیارات پر بحث کر رہی ہو۔ اس طرح سے طلب کیا جانے والا اہلکار بحث و مباحثہ میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ لے سکے گا لیکن اسے ووٹ دینے کا حق نہ ہو گا۔

دفعہ (۲۳) مجلس شوریٰ کے کوئی بھی دس ارکان کسی نئے قانون کی منظوری یا کسی نافذ قانون میں ترمیم کی تجویز دینے اور اس کو صدر مجلس کے سامنے پیش کرنے مجاز ہوں گے۔ صدر اس تجویز کو بادشاہ کی خدمت میں ارسال کرے گا۔

دفعہ (۲۴) صدر مجلس کے لئے یہ لازمی ہو گا کہ وہ وزیر اعظم کو حکومتی اداروں کے پاس موجود ایسی دستاویزات یا رپورٹیں مہیا کرنے کے لئے درخواست کرے جن کو مجلس اپنے کام با آسانی چلانے کے لئے ضروری تصور کرتی ہے۔

دفعہ (۲۵) مجلس شوریٰ کا صدر بادشاہ کی خدمت میں مجلس کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ ارسال کرے گا جو مجلس نے اپنے داخلی ضوابط کے مطابق انجام دی ہے۔

دفعہ (۲۶) مجلس کے ملازمین اور عہدے داروں پر سول سروسز سے متعلق قوانین کا اطلاق ہو گا' الا یہ کہ مجلس کے داخلی ضوابط کے تحت کوئی دوسرا فیصلہ کیا گیا ہو۔

دفعہ (۲۷) مجلس کا اپنا خاص بجٹ ہو گا جس کی منظوری بادشاہ سے حاصل کی جائے گی۔ اس بجٹ کے تحت جملہ اخراجات بھی فرمان کے ذریعے ہی مقررہ قواعد کے مطابق کئے جاسکیں گے۔

دفعہ (۲۸) مجلس شوریٰ کے مالی معاملات' آڈٹ اور حسابات شاہی فرمان کے ذریعے نافذ کردہ قواعد کے مطابق انجام دیئے جائیں گے۔

دفعہ (۲۹) مجلس کا داخلی قانون صدر مجلس' نائب صدر' معتمد عمومی اور مجلس کے مختلف اداروں کے اختیارات ترتیب دے گا۔ اسی طرح اس کے اجلاسوں کی کاروائی کی کیفیت' اس کے اپنے کاموں اور اس کی کمیٹیوں کے کاموں کی انجام دہی' راے دہی کا طریقہ کار' نیز بحث و مباحثہ کے قواعد اور تردید کے اصول وغیرہ جیسے معاملات (جن کا مقصد مجلس کے اندر نظم و ضبط پیدا کرنا ہے تاکہ وہ اپنے اختیارات ان کاموں کے لئے استعمال کر سکے جن میں مملکت کی فلاح اور اس کے عوام کی بہتری ہو) کی ترتیب بھی اسی داخلی قانون سے ہو گی جو کہ شاہی فرمان کے ذریعے جاری (Promulgate) ہو گا۔

دفعہ (۳۰) اس نظام میں ترمیم صرف اسی طریقہ سے ہو سکے گی جس کا طریق کار اسی نظام میں بتلایا گیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ